سبق..5

احسان کا بدلہ احسان

بہت دِنوں کی بات ہے جب ہر جگہ نیک لوگ بستے تھے اور دَغا، فریب بہت ہی کم تھا۔ ہر قوم کے لوگ ایک دوسرے کا خیال رکھتے تھے۔ کوئی کسی پر زیادتی نہیں کرتا تھا اور جس کا جو حق ہوتا تھا، اُسے مل جایا کرتا تھا۔ اُن دنوں ایک شہر تھا: عادل آباد۔

اس عادِل آباد میں ایک بہت دولت مند دُکان دار تھا۔ دور دور کے ملکوں سے اُس کا لین دین تھا۔ اُس کے پاس ایک گھوڑا تھا، جو اُس نے بہت دام دے کر ایک عرب سے خرید اتھا۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ وہ دُکان دار تجارت کی غرض سے گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہا تھا کہ بے خیالی میں شہر سے بہت دور نکل گیا اور ایک جنگل میں جا پہنچا۔ ابھی یہ اپنی دُھن میں آگے جا ہی رہا تھا کہ پیچھے سے چھ آدمیوں نے اُس پر حملہ کر دیا۔ اُس نے اُن کے ایک دو وار تو خالی کر دیئے، لیکن جب دیکھا کہ وہ چھ ہیں تو سوچا کہ اچھا یہی ہے کہ اُن سے بچ کر نکل چلوں۔ اُس نے گھوڑے کو گھر کی طرف پھیرا، لیکن ڈاکوؤں نے بھی

اپنے گھوڑے پیچھے ڈال دیئے۔ اب تو عجیب حال تھا، سارا جنگل گھوڑوں کی ٹاپوں سے گونج رہا تھا۔ سچ یہ ہے کہ دُکان دار کے گھوڑے نے اُسی دن اپنے دام وصول کرا دیئے۔ کچھ دیر بعد ڈاکوؤں کے گھوڑے پیچھے رہ گئے اور گھوڑا دکان دار کی جان بچا کر اُسے گھر لے آیا۔

اُس روز گھوڑے نے اتنا زور لگایا کہ اُس کی ٹانگیں بیکار ہوگئیں۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ کچھ دنوں بعد غریب کی آنکھیں بھی جاتی رہیں۔ لیکن دُکان دار کو اپنے وفادار گھوڑے کا احسان یاد تھا، چنانچہ اُس نے سائیس کو حکم دیا کہ جب تک گھوڑا جیتا رہے، اُس کو روز صبح شام چھ سیر دانہ دیا جائے اور اُس سے کوئی کام نہ لیا جائے۔

لیکن سائیس نے اس حکم پر عمل نہ کیا وہ روز بروز گھوڑے کا دانہ کم کرتا گیا۔ یہی نہیں بلکہ ایک روز اُسے اپاہج اور اندھا سمجھ کر اصطبل سے نکال دیا۔ بے چارہ گھوڑا رات بھر بھوکا، پیاسا، بارش اور طوفان میں باہر کھڑا رہا۔ جب صبح ہوئی تو جوں توں کر کے وہاں سے چل دیا۔

اسی شہر عادِل آباد میں ایک بڑی مسجد تھی اور ایک بڑا مندر۔ اُن میں نیک ہندو اور مسلمان آ کر اپنے اپنے ڈھنگ سے خدا کی عبادت کرتے اور اُس کو یاد کرتے تھے۔ مندر اور مسجد کے بیچ میں ایک بہت اونچا مکان تھا، اُس کے بیچ میں ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ کمرے میں ایک بہت بڑا گھنٹا لٹکا ہوا تھا اور اس میں ایک لمبی سی رسّی بندھی ہوئی تھی۔ اُس گھر کا دروازہ رات دن کھلا رہتا۔ شہر عادِل آباد میں جب کوئی کسی پر ظلم کرتا، یا کسی کا مال دبا لیتا، یا کسی کا حق مار لیتا، تو وہ اُس گھر میں

جاتا، رسّی پکڑ کر کھینچتا، یہ گھنٹا اس زور سے بجتا کہ سارے شہر کو خبر ہو جاتی۔ گھنٹے کے بجتے ہی شہر کے سچے، نیک دِل ہندو مسلمان وہاں آ جاتے اور فریادی کی فریاد سُن کر انصاف کرتے۔

اتفاق کی بات کہ اندھا گھوڑا بھی صبح ہوتے ہوتے اُس گھر کے دروازے پر جا نکلا۔

دروازے پر کچھ روک ٹوک تھی نہیں، گھوڑا سیدھا گھر میں گھس گیا۔ بیچ میں رسّی لٹکی تھی، یہ غریب مارے بھوک کے ہر چیز پر منھ چلاتا تھا، رسّی جو اُس کے بدن سے لگی تو وہ اُسی کو چبانے لگا۔ رسّی جو ذرا کھینچی تو گھنٹا بجا۔ مسلمان مسجد میں نماز کے لئے جمع تھے، پُجاری مندر میں پوجا کر رہے تھے۔ گھنٹا جو بجا تو سب چونک پڑے اور اپنی اپنی عبادت ختم کر کے سب اُس گھر میں جمع ہو گئے۔ شہر کے پنچ بھی آ گئے۔ پنچوں نے پوچھا: ''یہ اندھا گھوڑا کس کا ہے؟'' لوگوں نے بتایا: ''یہ فلاں تاجر کا ہے۔ اس گھوڑے نے تاجر کی جان بچائی تھی۔'' پوچھا گیا

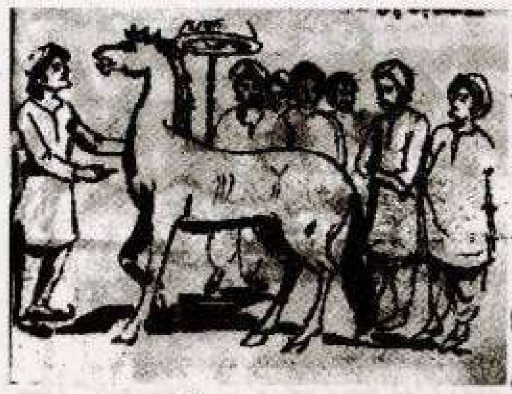

تو معلوم ہوا کہ تاجر نے اُسے نکال باہر کیا ہے۔ پنچوں نے تاجر کو بلوایا۔ ایک طرف اندھا گھوڑا تھا، اُس کی زبان نہ تھی جو شکایت کرتا۔ دوسری طرف تاجر کھڑا تھا، شرم کے مارے اُس کی آنکھیں جھکی تھیں۔ پنچوں نے کہا: ''تم نے اچھا نہیں کیا۔ اِس گھوڑے نے تمہاری جان بچائی اور تم نے اس کے ساتھ کیا کیا؟ تم آدمی ہو، یہ جانور ہے۔ آدمی سے اچھا تو جانور ہی ہے۔ ہمارے شہر میں ایسا نہیں ہوتا۔ ہر ایک کو اُس کا حق ملتا ہے اور احسان کا بدلہ احسان سمجھا جاتا ہے۔''

تاجر کا چہرہ شرم سے سُرخ ہو گیا، اُس کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔ بڑھ کر اس نے گھوڑے کی گردن میں ہاتھ ڈال دیا۔

اُس کا منہ چوما اور کہا: ''میرا قصور معاف کر۔'' یہ کہہ کر اُس نے وفادار گھوڑے کو ساتھ لیا اور گھر لے آیا۔ پھر اُس کے لئے ہر طرح کے آرام کا انتظام کر دیا۔

☆ڈاکٹر ذاکر حسین

مشق

معنی یاد کیجیے:

دغا — دھوکا

زیادتی — ظلم

عادل — انصاف کرنے والا

غرض — مقصد

زور لگانا — طاقت لگانا

سائیس — گھوڑے کی دیکھ بھال کرنے والا

وفادار — حمایتی، ساتھ دینے والا

اصطبل — گھوڑے کے رہنے کی جگہ

جوں توں — جیسے تیسے

تاجر — تجارت کرنے والا

احسان — بغیر بدلہ کے نیکی کرنا

سرخ — لال

Sarva Shiksha-2015-16(Free)

سوچیے اور جواب دیجیے:

1۔ احسان کسے کہتے ہیں؟

2۔ تاجر نے گھوڑے کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

3۔ اندھے گھوڑے کو انصاف کیسے ملا؟

خالی جگہوں کو بھریے:

1۔ اسی شہر عادل آباد میں ایک.........تھی۔(مندر، مسجد)

2۔ کمرے میں ایک بہت..........گھنٹا لگا ہوا تھا۔(بڑا، ہرا)

3۔ تاجر کا چہرہ شرم سے......ہو گیا۔(سرخ، ہرا، کالا)

4۔ پھر اس کیلئے ہر طرح کے........کا انتظام کر دیا۔(سامان، آرام)

الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجیے:

شہر، تجارت، ظلم، وفادار، انصاف

واحد سے جمع بنائیے:

رسّی، گھوڑا، مسجد، مندر، رات

ان الفاظ کی ضِد لکھیے:

شہر، مسجد، ظلم، سرخ، آرام

غور کیجیے:

آپ نے دیکھا کہ ڈاکٹر ذاکر حسین کی یہ کہانی بہت ہی دلچسپ اور آسان ہے۔ احسان کا بدلہ احسان ایک اخلاقی کہانی ہے۔ جس میں گھوڑے اور تاجر کے کردار کے ذریعہ ذاکر حسین نے کئی باتوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ یعنی گھوڑا کیسا جانور ہوتا ہے؟ احسان کیا ہے؟ احسان کا بدلہ کیسے ادا کیا جاتا ہے؟ ان کو کہانی کی شکل میں بہت خوبصورتی سے بیان کیا گیا ہے۔

عملی سرگرمی:

☆ ڈاکٹر ذاکر حسین کی دوسری کہانیوں کو یکجا کر اپنے دوستوں کو سنایئے!